بشری الکئیب
بلقاء الحبیب
غمزدوں کے لیے بشارت محبوب کی ملاقات سے
علیہ الرحمۃ والرضوان
للامام العلامۃ الحافظ جلال الدین السیوطی
۸۴۹......۹۱۱ھ
مترجم
مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی
ایم اے عربی و اسلامیات
امام و خطیب
جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی حیدرآباد

برادرانِ اسلام متوجہ ہوں

تحفۃ الکرام وغیرہا کتب سیر و تاریخ میں لکھا ہے کہ گیارہویں ہجری میں علوم و فنون کی برتری کی وجہ سے ٹھٹھہ کو بغداد ثانی کہتے تھے۔

تحفۃ الکرام کے مصنف حضرت میر علی شیر قانع علیہ الرحمۃ کی پیدائش [illegible] ھ سے پہلے ایک انگریز سیاح ہمیلٹن ٹھٹھ آیا۔ ٹھٹھہ کے علوم و فنون کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اس وقت ٹھٹھہ میں چار سو جامعات ہیں۔ جن میں ہزاروں طالب علم شب و روز علوم و فنون حاصل کرتے ہیں"۔

مگر آج کل علم دین کی اتنی قلت ہے کہ اگر موذن موجود نہ ہو تو مقتدی صاحبان صحیح طریقے سے اقامت نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ ہم نے بھی اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل دینی ادارے قائم کیے ہیں۔

۱)..... جامعہ قادریہ قاسمیہ علاقہ جھل تو تک بلوچستان۔

۲)..... جامعہ قاسمیہ نورانی مسجد خضدار بلوچستان۔

۳)..... اسی طرح کوٹڑی میں ایک مدرسہ قائم کیا جا رہا ہے۔

۴)..... ایک اور عظیم الشان پلاٹ اللہ کے ایک بندے نے خدا کی رضا کیلئے پریت آباد میں دیا ہے۔ جس کی تعمیر کا سلسلہ عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔

آپ تمام اہل اسلام اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

الداعی الی الخیر

فقیر قادری نقشبندی

محمد حسن قلندرانی

امام و خطیب جامع مسجد صدیق اکبر، ٹنگ چاڑی، حیدرآباد۔

بشری الکئیب
بلقاء الحبیب

ناامیدوں کے لئے بشارت محبوب کی ملاقات کے لئے

للامام العلامة الحافظ جلال الدین السیوطی

۸۴۹.....۹۱۱ھ

مترجم

مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی ایم اے عربی واسلامیات

امام وخطیب

جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی حیدرآباد

نام کتاب ...... **بشری الکئیب بلقاء الحبیب**

مصنف ...... الامام الحافظ جلال الدین، السیوطی علیہ الرحمۃ

نام مترجم ...... مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی مدظلہ العالی

نظر ثانی ...... مولانا محمد نور الحسن قلندرانی

مدرس درس نظامی دارالعلوم احسن البرکات

امام وخطیب، جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ، ریشم بازار، حیدرآباد۔

سن طباعت ...... رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ ...... نومبر ۲۰۰۰ء

تعداد ...... ایک ہزار (1000)

کمپوزنگ ...... MEC کمپیوٹر سینٹر، پنجرہ پول، حیدرآباد۔

ملنے کے پتے

(۱) ...... مولانا محمد حسن قلندرانی

جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی، حیدرآباد۔

(۲) ...... مولانا محمد نور الحسن قلندرانی

عائشہ صدیقہ جامع مسجد، ریشم بازار، حیدرآباد۔

(۳) ...... مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ

دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد۔

از ــــ مجاہد العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

نحمده ونصلي و نسلم على رسوله الكريم
الذي يتمنى لزيارته في القبر كل مؤمن سليم

دنیائے علم و ادب میں ایک اور گل مہکا، محاسن العلماء، علامہ محمد حسن قلندرانی قادری قادری زیدکرمہ، ایک اور تحفہ، اہل ایمان کیلئے لائے ہیں۔۔۔۔ اس مرتبہ فاضل جلیل تلمیذ حضرت خلیل قدس سرہ نے، جو عنوان منتخب کیا، وہ بجائے خود ایک گلدستہ ہے اور اہل ایمان کی مشام جاں کو معطر کر رہا ہے۔

ایک مومن صالح، قبر اور موت کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہاں شافع مشفع آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کی زیارت ہوتی ہے، اسی لئے مشہور محاورہ ہے کہ موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

زیر نظر کتاب ۔۔۔ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ کی کتاب "شرح الصدور" کی تلخیص کا ترجمہ ہے۔ جس میں موت و قبر کے بارے میں بہت سی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ زبان حسب معمول رواں ہے۔ سلاست بیان نے کتاب کو عام فہم اور آسان بنا دیا ہے۔

علامہ قلندرانی مدظلہ قبل ازیں کئی کتب و رسائل کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ جو زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ مولانا کی کتب علمی و عوامی حلقوں میں یک وقت ہاتھوں ہاتھ لی جاتی

فہرست مضامین کتاب

ہیں اسلئے کہ ان میں مولانا کے شفیق و مربی استاد فقیہ اہلسنت جلیل العلماء، جلیل ملت، علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی قدس سرہ کے علم کے ہیرے چمکتے ہیں۔ کتاب کی خوبصورت طباعت نے مزید چار چاند لگا دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت فاضل موصوف کو مزید ہمت عطا فرمائے ..... آمین۔

بجاہ سید العلمین ﷺ

فقط

حررہ الفقیر القادری احمد میاں برکاتی غفرلہ

خادم الحدیث النبوی الشریف

دارالعلوم احسن البرکات، شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں، حیدرآباد۔

۱۰، دسمبر ۲۰۰۰ء ..... شب ۱۳، رمضان ۱۴۲۱ھ

بوقت ..... ۱۲:۳۵ بجے (شب یک شنبہ)

---------☆---------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونُصلی ونسلم علی رسولہ الکریم○

ذکر فضل الموت انہ خیر من الحیاۃ

موت کی فضیلت کا ذکر اور یہ کہ موت (مسلمان کیلئے) حیاتی سے بہتر ہے

(۱)... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: موت مومن کا تحفہ ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی)

(۲)... حضرت سیدنا حسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت مومن کیلئے پھول ہے۔

(مسند الفردوس للدیلمی)

(۳)... سیدنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: موت مومن کیلئے غنیمت ہے۔ (دیلمی)

(۴)... حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ بیشک نبی ﷺ نے فرمایا: انسان موت کو برا سمجھتا ہے (اور اس سے گھبراتا ہے) حالانکہ انسان کیلئے موت (اس دنیا کے) فتنہ سے بہتر ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

(۵)... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنھما سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور اس کیلئے قحط ہے

جب انسان یہ دنیا چھوڑ دیتا ہے (یعنی مر جاتا ہے) تو وہ دنیا کی قید سے اور اس کے قحط سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (المستدرک للحاکم)

(۶)..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا: دنیا کافر کیلئے جنت ہے اور مومن کیلئے قید خانہ ہے اور بیشک مثال اس مومن کی جب اس کی روح نکلتی ہے اس آدمی کی سی ہے جو قید خانہ میں تھا پھر نکال دیا گیا تو اب وہ زمین میں خوب سیر و تفریح کرتا ہے۔ (الزھد لابن المبارک)

(۷)..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ "دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا راستہ کھل جاتا ہے اب اس کی مرضی ہے جہاں چاہے سیر و تفریح کرے" (بہشت میں اور دنیا میں)۔ (المصنف لابن ابی شیبہ)

(۸)..... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "موت ہر مسلمان کیلئے ایک تحفہ ہے۔" (ابن ابی شیبہ)

(۹)..... سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "موت ہر مسلمان کیلئے (گناہوں سے) کفارہ ہے۔" (الحلیہ لابو نعیم)

(۱۰)..... حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ "مومن کیلئے کوئی پوشیدہ چیز جس کا وہ انتظار کرتا ہے موت سے بہتر نہیں ہے۔" (ابو نعیم)

(۱۱)..... حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ "سب سے پہلی جو مسرت و خوشی مومن پر وارد ہو گی وہ موت ہے کیونکہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے عزت و اکرام اور ثواب دیکھتا ہے" (ابن ابی الدنیا)

(۱۲)..... حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے

کہ: مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار مرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے)...... (الزھد)

(۱۳)..... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کوئی ایسا مومن نہیں کہ اس کیلئے موت سے بہتر کوئی چیز ہو اور نہ ہی کوئی کافر مگر یہ کہ مرنا اس کیلئے بہتر ہے اور جو میری اس بات کی تصدیق نہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وما عنداللہ خیر للأبرار" (اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کیلئے بہتر ہے..... سورۃ آل عمران آیت ۱۹۸)۔ اور فرماتا ہے "ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر" (اور کافر ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں یہ ان کیلئے بہتر ہے..... سورۃ آل عمران آیت ۱۷۸) (تفسیر ابن جریر)

(۱۴)..... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا "ہر نیک و بد شخص کیلئے موت حیاتی سے بہتر ہے اگر وہ نیک ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وما عنداللہ خیر للابرار" اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کیلئے بہتر ہے، اور اگر فاجر ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا " ولا یحسب الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم، انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین "اور کافر ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں یہ ان کیلئے بہتر ہے ہم تو انھیں اس لئے ڈھیل دیتے ہیں کہ ان کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۵) حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الٰہی ان کیلئے موت کو محبوب بنا جو یہ جانتے ہیں کہ میں تیرا رسول ہوں۔ (طبرانی)

(۲۲) حضرت مسروق سے روایت ہے کہ مومن کیلئے قبر سے بہتر کوئی شے نہیں تو جو فنا ہو گیا وہ دنیا کے غموں سے آرام پا گیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ہو گیا۔ (ابن ابی شیبہ)

(۲۳) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ آدمی کا دین نہیں بچ سکتا ہے مگر اس کی قبر (یعنی مرنے سے وہ فتنوں سے بچ جاتا ہے اسلئے اس کا مرنا بہتر ہے) (ابن ابی شیبہ)

(۲۴) حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ [illegible] میں وہ جسم ہے جو قبر میں ہو اور عذاب سے محفوظ ہو گیا ہو۔ (ابن المبارک)

(۲۵) حضرت سفیان نے فرمایا موت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ عابدوں کیلئے راحت ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۶) حضرت ربیعہ بن زہیر سے مروی ہے کہ حضرت سفیان ثوری (جلیل القدر تابعی) سے کہا گیا آپ موت کی کتنی تمنا کرتے ہیں حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میرا رب مجھ سے سوال کرے تو میں عرض کروں، الٰہی میرا تجھ پر بھروسہ کرنا اور لوگوں کا ڈر (مجھے موت کی تمنا پر مجبور کرتے ہیں) اگر میں یک کی مخالفت کروں تو ہوں دوسرا اچھا ہے۔

اور ایک مرتبہ فرمایا میں خوف کرتا ہوں کہ میرا خون بہایا جائے (الحلیہ)

اور خطابی کہتا ہے ہمیں منصور بن اسماعیل نے اپنے ساتھیوں سے شعر سنا کر میں نے یوں کہا:

کہ یہ شخص ان کو دیکھتا ہے پھر جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان اور زمین میں جو فرشتے ہیں سب اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔(ابو نعیم)

(۷) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے کے ساتھ آتے ہیں تو اس کی روح خوشبو کی مانند نکلتی ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے یہاں تک کہ فرشتے اسے ایک دوسرے کے ہاتھ سے لیتے رہتے ہیں اس کو اس کے عمدہ نام سے پکارتے ہیں اور اسے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ کیسی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے ؟ اور وہ اسے جس جس آسمان پہ لاتے ہیں ہر آسمان کے فرشتے اسی طرح کہتے ہیں یہاں تک کہ اسے مؤمنین کی ارواح کے پاس لاتے ہیں تو ان کو اس کی ملاقات سے وہ خوشی ہوتی ہے جو کسی اور کے ملاقات سے نہیں ہوتی اور نہ کسی اور پر ایسی خوشی گزرتی ہے جو ان پر گزرتی ہے۔ تو وہ روحیں اس سے پوچھتی ہیں فلاں بن فلاں نے کیا کیا ؟ تو فرشتے کہتے ہیں اسے چھوڑ دو کہ آرام کرے کیوں کہ یہ دنیا کے غم میں تھا۔(احمد)

(۸) حضرت عبداللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا جب مؤمن قریب المرگ ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے ساتھ ریشم کے ایسے کپڑے ہوتے ہیں جن میں مشک وعنبر اور پھول ہوتا ہے۔ فرشتے اس کی روح کو آہستہ آہستہ اس طرح نکالتے ہیں جس طرح بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکالا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اے مطمئن نفس راضی وخوشی اللہ کی رحمت اور کرامت کی طرف نکل آ۔جب اس کی روح نکلتی ہے تو

اُسے اس مشک والے پھول پر رکھ کر اور ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر علیین لے جایا جاتا ہے۔
(مسلم)

(۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول "والسّٰبحٰت
سبحاً" (اور قسم ہے تیرنے والوں کی جب وہ تیریں، سورۃ النازعات آیت ۳) کے
متعلق فرمایا اس سے مراد ارواح المومنین ہیں جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہیں جو ان
سے کہتا ہے اے مطمئن نفس رحمت، پھول اور راضی رب کی طرف نکل تو وہ خوشی کی
وجہ سے اور جنت کے شوق میں تیرنے لگتی ہے جیسے غوطہ زن پانی میں تیرتا ہے۔
"فالسّٰبقٰت سبقاً" (اور ان کی (قسم) جو آگے نکل جاتے ہیں ایک دوسرے سے۔
آیت ۴) کے متعلق فرمایا یعنی وہ (روح مطمئنہ) اللہ عزوجل کی کرامات (مہربانیوں)
کی طرف چلتی ہے۔ (تفسیر الجوزی)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ
بندے کو وفات دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے جنتی لباس اور جنتی پھول کے ساتھ بھیجتا
ہے جو اس سے کہتے ہیں اے مطمئن نفس رحمت، پھول اور راضی رب کی طرف نکل آ۔
نکل آ بہت ہی اچھا ہے جو تو نے پہلے بھیجا ہے پس وہ روح مشک سے زیادہ خوشبودار ہو کر
باہر نکل آتی ہے جسے تم میں کوئی ایک اپنی ناک سے محسوس کرتا ہے اور آسمان کے
کناروں پر فرشتے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں سبحان اللہ آج ہمارے پاس زمین سے پاک
روح آئی ہے تو وہ جس جس دروازے سے گزرتی ہے وہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور
جن جن فرشتوں کے پاس سے گزرتی ہے وہ فرشتے اس کیلئے دعا اور رحمت کرتے ہیں اور
وہ مشہور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روح اپنے رب پاک جل مجدہ کے حضور حاضری

جاتی ہے اور فرشتے اس سے قبل سجدہ کرتے ہیں پھر کہتے ہیں الٰہی یہ تیرا فلاں بندہ ہے
ہم نے اسے وفات دی ہے اور تو سے بہتر جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے سجدہ
کرنے کا حکم دو تو وہ سجدہ کرتی ہے۔ پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور
اس سے کہا جاتا ہے اس روح کو مومنوں کے نفسوں کے ساتھ رکھ دو یہاں تک کہ میں
تم سے بروز قیامت اس کے بارے میں سوال کروں۔ پھر اس کی قبر کو حکم دیا جاتا ہے تو
قبر اس کیلئے ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ ہو جاتی ہے پھر قبر میں
ریشم بچھا دیا جاتا ہے اور اگر وہ مردہ قرآن میں سے کچھ پڑھا ہوا ہوتا ہے تو وہ اس کیلئے نور
بن کر اس کی قبر کو روشن کر دیتا ہے اور اگر قرآن پڑھا ہوا نہ ہو تو اس کی قبر میں سورج
جیسی روشنی کر دی جاتی پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس
سے وہ صبح و شام جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا رہتا ہے۔(طبرانی)

(۱۱) حضرت حسن سے روایت ہے کہ جب مومن قریب مرگ ہوتا ہے اس
کے پاس پانچ سو فرشتے آتے ہیں اور اس کی روح کو قبض کرتے ہیں پھر اسے لیکر آسمان
دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو اس کی پہلے مرجانے والے مومنین کی ارواح سے
ملاقات ہوتی ہے۔ وہ ارادہ کرتی ہیں کہ اس سے دنیا کے احوال معلوم کریں تو فرشتے
کہتے ہیں (فی الحال) اس سے نرمی کرو (یعنی اسے چھوڑ دو) کہ وہ عظیم تکلیف سے نکل آیا
ہے۔ پھر (کچھ ٹھہر کر) وہ اس سے احوال معلوم کرتی ہیں یہاں تک کہ مرد سے بھائی
اور ساتھی کے بارے میں حال معلوم کرتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے وہ کسی طرح ہیں
جیسا کہ تم ان سے ملتے تھے۔ (سنن سعید بن منصور)

(۱۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومن کی جان جو

مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ جب نکلتی ہے تو جن فرشتوں نے اسے وفات دی وہ اس کو لیکر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں آسمان کے قریب فرشتے ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہتے ہیں یہ فلاں روح ہے اور فرشتے اسے اس کے اچھے عمل کے ساتھ یاد کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ہے اس کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، پھر اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ سے اس دروازہ سے اوپر لیجاتے ہیں جس سے دنیا میں اس کے عمل چڑھتے تھے تو اس کا چہرہ چمکنے لگتا ہے۔ پھر وہ اپنے رب کے پاس آتا ہے اور اس کے چہرے میں سورج جیسی چمک ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۳) حضرت ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے قول "والتفت الساق بالساق" (اور پنڈلی سے پنڈلی پٹ جائی گی سورۃ القیامۃ آیت ۲۹) کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس کے بدن کو کفن دفن کا سامان مہیا کرتے ہیں اور فرشتے اس کی روح کو۔ (اس طرح دو کام دو طرف جمع ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۱۴) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کی روح اس وقت تک قبض نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (اپنے لیئے) بشارت نہ دیکھ لے جب اس کی روح قبض کی جاتی ہے تو وہ پکارتا ہے، تو انسان و جن کے سوائے گھر میں چھوٹے بڑے سب جانور اس کی آواز سنتے ہیں اور وہ آواز یہ ہوتی ہے کہ "مجھے جلدی ارحم الراحمین کی بارگاہ میں پہنچاؤ" اور جب اس کو اس کی چارپائی پر رکھ جاتا ہے تو کہتا ہے کیوں دیر کرتے ہو چلتے کیوں نہیں؟ اور جب اس کو اس کی لحد میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے بٹھادیا جاتا ہے اور ... اور ... سے ... جیسے تیار ... دکھائی جاتی ہے اور اس کی قبر

قریب مرگ ہوتا ہے جنتی پھولوں کا گلدستہ دیا جاتا ہے اس میں اس کی روح رکھ دی جاتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۰) حضرت مجاہد نے فرمایا مومن کی روح جنتی ریشم میں نکالی جاتی ہے (ابن کثیر)

(۲۱) حضرت ابی العالیہ نے فرمایا مقربین بندوں میں کوئی بھی جب اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو جنت کے پھول کی ٹہنی اس کے پاس لائی جاتی ہے تو وہ اسے سونگھتا ہے پھر اس کی روح قبض کی جاتی ہے۔ (تفسیر ابن جریر)

(۲۲) حضرت سلمان سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلی چیز جس کی قبر میں مومن کو بشارت دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی تجھے بشارت ہو، تم بہترین آنے والے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی جو تیرے ساتھ تیری قبر تک آیا اور سچا جانا جس نے تیری گواہی دی اور جس نے تیرے لیے استغفار طلب کی اس کی دعا کو قبول فرمایا۔ (ابن رجب)

(۲۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح کو قبض فرمانا چاہتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی فرماتا ہے کہ اس بندے کو میری طرف سے سلام کہنا تو جب ملک الموت آتا ہے اس کی روح کو قبض کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے "تیرا رب تجھ کو سلام کہتا ہے"۔

(۲۴) حضرت محمد قرظی کی روایت میں جب مومن بندے کی روح مقبوض کی جاتی ہے (اس کی قبض کی جاتی ہے) تو ملک الموت آکر کہتا ہے "السلام علیک یا ولی اللہ" اللہ

تجھے سلام کہتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم" (وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر۔ النحل ۳۲) (ابن ابی شیبہ)

(۲۵) حضرت مجاہد نے فرمایا کہ مؤمن کو اس کی (وفات) کے بعد اس کی اولاد کے نیک ہونے کی بشارت دی جاتی ہے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ (ابو نعیم)

(۲۶) حضرت ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے قول "لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ" (انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ سورۃ یونس ۶۴) کے متعلق فرمایا کہ مؤمن موت سے پہلے ہی جان لیتا ہے کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۲۷) حضرت مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے قول "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون" (بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش رہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا السجدہ ۳۰) کے متعلق فرمایا یہ موت کے وقت ہوگا۔

(شعب الایمان للبیہقی)

(۲۸) حضرت مجاہد نے آیت "الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا" کی تفسیر یوں فرمائی کہ "خوف مت کرو" اس چیز سے جو تم پر گزرے گی یعنی موت اور امر آخرت "اور مت غم کرو" دنیا کے کام میں سے جو تم پیچھے چھوڑ آئے یعنی بیٹے، اہل و عیال اور قرض، کیوں کہ ہم تمہارے ان سب کاموں میں تمہارا خلیفہ بنائیں گے۔ (ابن ابی حاتم)

(۲۹) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ موت کے وقت مومن کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں خوف مت کرو اس چیز سے جس سے تم گزرنے والے ہو، تو اس کا خوف چلا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ دنیا پر اور اپنے اہل و عیال کے متعلق حزن مت کرو (بلکہ) تم کو جنت کی بشارت ہو یہ سننے سے اس کا خوف چلا جاتا ہے۔ (نیز کہا جاتا ہے) کہ دنیا پر غم مت کر تو وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرما چکا ہوتا ہے۔ (ابن ابی حاتم)

(۳۰) حضرت حسن سے روایت ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا قول "یاایتھا النفس المطمئنۃ ○ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" (اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ الفجر ۲۷، ۲۸) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے مومن بندے کی روح قبض فرمانا چاہتا ہے تو بندہ کا نفس اللہ تعالیٰ سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندے سے مطمئن ہوتا ہے۔

(ابن ابی حاتم)

اور امام بیہقی نے کتاب مشیخۃ البغدادیہ میں فرمایا کہ میں نے ابو سعید اور حسن بن علی الواعظ کو سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن الحسن الواعظ سے سنا اور وہ فرماتے تھے میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے چند کتابوں میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ظاہر فرمائے گا جو نورانی تحریر ہوگی پھر اس کو حکم فرمائے گا کہ عارف باللہ کی وفات کے وقت اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائے اور اسے یہ نورانی تحریر دکھائے۔ جب عارف کی روح اس کو دیکھے گی تو پلک جھپکنے سے بھی پہلے اڑ کر اس کی طرف آئے گی۔

(۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے پیارے محمد کا امتی کی روح قبض کرنے کا حکم فرماتا ہے جس پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں جنت کی خوشخبری دو لیکن اتنی سزا کے بعد کہ وہ اپنے گناہوں کی مقدار جہنم میں قید ہوتے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ (مسند فردوس)

☆ ----

ذکر ملاقاة الارواح للمیت اذا خرجت روحه واحتماعهم به وسؤالهم عنه

ذکر میت سے روحوں کی ملاقات کا جب اس کی روح نکلے اور روحوں کا اس سے جمع ہونا اور اس سے سوال کرنا

(۱) سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مؤمن کی جان (روح) قبض کی جاتی ہے تو اللہ کے رحمت والے بندے اس سے اس طرح ملاقات کرتے ہیں جیسے کہ اہل دنیا خوشخبری لانے والے سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں (روحوں سے) اپنے ساتھی کو دیکھو دو آرام کر رہا ہے کیوں کہ وہ سخت تکلیف میں تھا۔ پھر روحیں اس سے پوچھتی ہیں فلاں شخص نے کیا کیا اور کیا فلاں عورت نے شادی کرلی؟ (مجمع الزوائد)

(۲) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب

مومن قریب المرگ ہوتا ہے تو وہ ایسی عجیب چیزیں دیکھتا ہے کہ وہ چاہتا ہے اسی وقت
اس کی روح نکل جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور مومن کی روح
جب آسمان پر لے جائی جاتی ہے تو مومنین کی روحیں اس کے پاس آتی ہیں اور اس سے اپنے
دنیاوی دوست، احباب اور جان پہچان والوں کے حال احوال پوچھتی ہے۔ (بزار)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا دو مسلمانوں کی روحیں ایک دن کی مسافت سے دیکھ کر ایک
دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں حالانکہ ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی کو
کبھی نہیں دیکھا۔ (الجامع الصغیر)

(۴)۔ حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ جب حضرت بشر بن براء بن معرور کا انتقال
ہوا تو ان کی ماں ان پر بہت غمگین ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ بنو
سلمہ میں کسی نہ کسی کا انتقال ہوتا رہتا ہے تو مجھے یہ فرمایئے کیا روحیں ایک دوسرے کو
پہچانتی ہیں؟ تو میں (ان کے ذریعے) بشر کو سلام بھیجوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
ہاں! مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ اس طرح ایک
دوسرے کو پہچانتی ہیں جس طرح پرندے درختوں کی شاخوں پر ایک دوسرے کو
پہچانتے ہیں۔ پھر جب بھی بنو سلمہ میں سے کوئی شخص قریب المرگ ہوتا تو بشر کی ماں
آکر کہتیں اے فلاں "علیک السلام" (تجھ پر سلام ہو) تو وہ کہتا "وعلیک" تو یہ کہتیں
بشر کو سلام کہہ دینا (ابن ابی الدنیا)

(۵) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص مرتا
ہے تو اس کا (فوت شدہ) بیٹا اس کا استقبال کرتا ہے جس طرح غائب کا استقبال کیا جاتا

ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ ہمیں (سلف سے) یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے وہ عزیز و اقارب جو اس سے پہلے مر چکے ہوتے ہیں وہ اسے گھیر لیتے ہیں تو وہ ان سے اور یہ ان سے مل کر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

☆......

ذکر معرفة المیت لمن یغسله و یجهزه

اس کا ذکر کہ میت اپنے غسل دینے والے اور تجہیز و تکفین کرنے والے کو پہچانتی ہے

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا بیشک میت اپنے غسل دینے والے اور اٹھانے والے اور کفن دینے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے۔ (جامع الصغیر)

(۲) حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ فرشتہ اس کے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کس طرح غسل دیا جاتا ہے اور کیسے کفن پہنایا جاتا ہے اور اسے کس طرح لے جایا جاتا ہے اور وہ فرشتہ اس میت سے جبکہ وہ اپنی چارپائی پر ہوتا ہے کہتا ہے اپنے متعلق لوگوں کی تعریف سن (ابو نعیم)

(۳) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ میت ہر شے کو پہچانتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے غسل دینے والے کو اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہتی ہے مجھے آہستہ غسل دو

نیز فرماتے ہیں کہ میت سے جب وہ اپنی چارپائی پر ہوتا ہے کہا جاتا ہے۔ اپنے متعلق لوگوں کی تعریف سنو (ابن ابی الدنیا)

(۳) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میت قبرستان کی طرف اپنے جلدی لے جانے سے خوش ہوتی ہے (ابن ابی الدنیا)

(۴) حضرت یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ میت سے اہل خانہ پر میت کی تعظیم کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے اس کی قبر کی طرف جلد لے جائیں۔

(ابن ابی الدنیا)

☆

ذِكْرُ بُكاء السّماء والأرض على الميّتِ

مومن کی وفات پر آسمان اور زمین کا رونا

(۱) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر انسان کیلئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک تو وہ دروازہ جس سے اس کا عمل اوپر چڑھتا ہے اور دوسرا وہ دروازہ جس سے اس کا رزق اترتا ہے تو جب مومن بندہ مرجاتا ہے تو اس پر دونوں دروازے روتے ہیں۔ (کیونکہ اسکے مرنے کے بعد دونوں دروازے بند ہو جاتے ہیں)

(ترمذی)

(۲) حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب مومن مرتا ہے تو زمین میں اسکی نماز کی جگہ اس پر روتی ہے اور آسمان میں اسکے نیک

عمل چڑھنے کی جگہ روتی ہے۔(بیہقی)

(۳) حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مؤمن بندہ اللہ کیلئے ایک سجدہ روئے زمین کے کسی حصہ پر کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دیتی ہے اور زمین کا وہ حصہ اسکے مرنے کے دن اس پر روتا ہے۔(ابو نعیم)

(۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن جب مرتا ہے تو قبرستان خود آراستہ پیراستہ ہو جاتا ہے تو زمین کا ہر حصہ یہ تمنا کرتا ہے کہ یہ مؤمن اس میں دفن کیا جائے۔

(جمع الجوامع)

ذِكْرُ تَخْفِيْفُ ضَمَّةِ الْقبر علىٰ الْمُؤْمن

قبر کا دبانے میں مؤمن پر آسانی کرنے کا ذکر

(۱) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ، سیدتنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جب سے جناب نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کے متعلق مجھ سے بیان کیا ہے، مجھے کوئی چیز نفع (لذت) نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے عائشہ منکر نکیر کی آواز مؤمنین کے کانوں میں ایسی ہے جیسے اِثمد سرمہ آنکھوں میں (کہ حدیث مبارکہ کے مطابق اثمد سرمہ آنکھوں کو روشن کرتی ہے) اور قبر کا مؤمنین کو دبانا ایسا ہے جیسے کہ مہربان ماں، کہ جس سے اسکا بچہ سر درد کی شکایت کرتا ہے تو مہربان ماں اسکے سر کو بہت نرمی سے

دباتی ہے سہیل اسے عائشہ خرابی ہے اللہ کے متعلق شک کرنے والوں کیلئے کہ وہ
اپنی قبروں میں ایسے کچلے جائیں گے جیسے کہ پتھر کا انڈے کو کچلنا (ابن مندہ)

(۲) حضرت محمد تیمی فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ قبر کے دبانے کی اصل
وجہ یہ ہے کہ زمین انسانوں کی ماں ہے اور انسان اسی سے پیدا کیئے گئے ہیں
پھر ایک لمبے عرصہ تک زمین سے غائب رہنے کے بعد جب اسکی اولاد اس کی
طرف لوٹتی ہے تو زمین انکو اس طرح دباتی ہے جس طرح کہ شفیق ماں بچے کے
ایک مدت غائب رہنے کے بعد بچے کے ملنے کی صورت میں اسے پیار سے دباتی
ہے۔ تو جو اللہ کا مطیع ہوگا قبر اسے نرمی و مہربانی کے ساتھ دبائیگی اور جو نافرمان
ہوگا اسکی نافرمانی پر ناراض ہوتے ہوئے اسے سختی سے دبائیگی۔ (ابن ابی
الدنیا)

☆

ذِكرُ التَّرحيب بالمؤمِن في القَبرِ

مؤمن کو قبر کا مرحبا (خوش آمدید) کہنے کا ذکر

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے
کہتی ہے مرحبا (خوش آمدید) تو میری پشت پر میری طرف چلنے والوں میں
مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اب تو میرے سپرد کیا گیا ہے اور تو مجھ میں
آگیا ہے تو عنقریب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھے گا۔ قبر اس کیلئے حد نگاہ تک
کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول جاتا ہے

(ترمذی)

عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جز ایں نیست قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (جمع الجوامع)

☆

ذِکْرُ مَا یُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ

ان بشارتوں کا ذکر جو مومن کو منکر ونکیر کے سوال کے وقت حاصل ہوتی ہیں

(۱) حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت خواجۂ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا ان صاحب کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو مومن بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں تو جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کہ اللہ عزوجل نے اس کے بدلے میں تجھے جنت میں ٹھکانہ عطا کیا ہے، تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

نسائی)

نیز حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اسکی قبر کو ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسکو سبزہ زار بنادیا جاتا ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث بھی اسی کے مثل ہے لیکن اس کے آخر میں یہ زیادہ ہے کہ وہ مومن بندہ کہے گا مجھے چھوڑ دو کہ جا کر اپنے اہل و عیال کو (اس نعمت الہیہ کی) بشارت سناؤں، تو اسے کہا جاتا ہے اب یہیں رہو۔ (ابوداؤد)

(۲) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سید عالم ﷺ نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے سیاہ، نیلگوں رنگ کے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ پس وہ دونوں اس سے کہتے ہیں اس مقدس شخص (نبی کریم ﷺ) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ ان کے خاص بندے اور رسول ہیں، تو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اسکے لئے اس کی قبر ستر گز طولاً و عرضاً کشادہ کیجاتی ہے اور قبر منور کر دی جاتی ہے۔ پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور اس نعمت کی خبر انکو دوں، تو فرشتے کہتے ہیں: اس دلہن کی طرح سو جا جسے آرام سے کوئی نہیں جگاتا مگر اسکے گھر والوں میں وہ جو اسے سب سے زیادہ دوست رکھنے والا ہو۔ (پھر وہ اسی طرح دلہن کی مانند خوش و خرم رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ

(جیسے پابند ہونے میں) ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (مسند حارث بن ابی اسامہ)

ابن عدی نے "کامل" میں اسی کی مثل ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور خطیب نے "تاریخ" میں اسی کی مثل ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

(۳) حضرت امام ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مردہ اچھے کفن کو پسند کرتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

(ابن ابی شیبہ)

(۴) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مردے یہ پسند کرتے ہیں کہ کفن لفافہ نما اور ازار والی ہو۔ اور فرمایا کہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

(المشیخۃ البغدادیۃ)

(۵) حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا پھر اس نے خواب میں بہت سی عورتوں کو دیکھا لیکن اپنی بیوی کو ان میں نہ دیکھا اس نے عورتوں سے اپنی بیوی کے نہ آنے کا سبب معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کمی کی تھی اس لیئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ تو وہ شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دیکھو کوئی نیک آدمی ہے" پھر انصار میں سے ایک شخص دیا گیا جو قریب المرگ تھا تو اس شخص نے یہ خواب اس سے ذکر کیا، تو انصاری نے فرمایا اگر کوئی مردے کو کوئی چیز پہنچ سکتا ہے تو میں پہنچا دوں گا، پھر اس انصاری کا انتقال ہو گیا تو وہ شخص زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے لایا اور اس

انصاری کے کفن میں رکھ دیے، جب رات ہوئی اس شخص نے ان عورتوں کو دیکھا اور اس کی بیوی بھی ان کے ساتھ ہے اور اس پر دو زرد رنگ کے کپڑے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶) حضرت قیس بن قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان نہ لایا اس کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے بھی بات کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ہاں اور آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

(شیخ ابن حبان)

(۷) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ جب میت اپنی قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اس کے پاس اس کے (فوت شدہ) اہل وعیال آتے ہیں اور اپنے پیچھے جو چھوڑ آیا ان کے بارے میں پوچھتے ہیں فلاں نے کیسے کیا اور فلاں نے کیا کیا؟۔ (ابن ابی الدنیا)

(۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انسان اپنی اولاد کے نیک ہونے پر اپنی قبر میں خوش ہوتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۹) ابن قیم نے کہا کہ ارواح دو قسم پر ہیں ایک منعمہ (جو انعام میں ہیں) اور دوسری معذبہ (جو عذاب میں ہیں) بہر حال جو عذاب یافتہ ہیں وہ زیارت وملاقات سے بند ہیں (قید میں ہیں) اور انعام یافتہ یہ آزاد ہیں قید نہیں ہیں تو یہ آپس میں ملاقات اور زیارت کرتے ہیں اور دنیا میں جو ہو چکا اور جو دنیا والے کرتے ہیں ان کا آپس میں تذکرہ کرتے ہیں۔ تو ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہوتی ہے جو عمل میں اس کے مثل ہے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح مقدس رفیق الاعلیٰ میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين

والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا" (جو شخص اللہ اس کے
رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور
صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے رفیق (ساتھی) ہیں سورۃ النساء ۶۹)
اور یہ ساتھ دنیا میں بھی ثابت ہے اور عالم برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی اور آدمی ان
تینوں ادوار میں اس کے ساتھ ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔

امام سبکی نے فرمایا کہ قبر میں روح کا جسم کی طرف لوٹنا صحیح روایات سے تمام
مردوں کیلئے ثابت ہے درحقیقت اختلاف روح کے ہمیشہ بدن میں رہنے میں ہے کہ بدن
روح کے ساتھ ایسے زندہ رہتا ہے جیسا کہ دنیا میں زندہ رہتا ہے یا اس کے بغیر زندہ رہتا ہے
اور یہ روح وہاں ہو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے۔ کیونکہ زندگی کیلئے روح کا ہونا یہ ایک امر عادی
ہے عقلی نہیں۔ اور اس بنیاد پر کہ بدن روح کے ساتھ زندہ رہتا ہے جیسا کہ دنیا میں، جسے عقل
جائز تصور کرتی ہے اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لیا جائے گا اور علماء کی
ایک جماعت نے اس کو ذکر بھی کیا ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر
میں نماز پڑھنا ہے۔ کیونکہ نماز پڑھنا ایک زندہ جسم کی ہی صفت ہے۔ اور اسی طرح وہ
صفات جو کہ انبیاء کے بارے میں اسراء کی رات ذکر کی گئی (جیسے انبیاء کا نبی ﷺ کے پیچھے
نماز پڑھنا، اور آپس میں ملاقات) یہ صفات ہیں اجسام نہیں ہیں اور ان کی حیات حقیقی
ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بدن روح کے ساتھ اسی طرح ہے جیسا کہ دنیا میں تھا یعنی جسم
کو کھانے، پینے اور دیگر صفات کی ضرورت ہو۔ جن کو ہم مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ ان کا حکم اور
ہے۔

اور دیگر چیزیں جیسے کہ علم اور سماع (سننا) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام مردوں کیلئے ثابت ہیں یہ امام سبکی کا کلام ہے۔

امام یافعی نے فرمایا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ مردوں کی روحیں بعض اوقات بر رضائے الٰہی علیین اور سجین سے ان کی قبروں میں جسموں کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں، اور بالخصوص جمعہ کی رات، اور وہ باہم بیٹھتی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتی ہیں اور جب تک کہ وہ روحیں علیین اور سجین میں ہوتی ہیں اہل نعمت نعمت پاتے ہیں اور عذاب والے عذاب پاتے ہیں اور قبر میں روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

☆

ذِكْرُ عِلْمِ الْمَوْتى بِزُوَّارِهِمْ وَأُنْسِهِمْ بِهِمْ

مُردے کا اپنے زائرین کو جاننا اور اُن سے مانوس ہونے کا ذکر

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بھی آدمی اپنے (مردہ) بھائی کی زیارت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو مردہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام وغیرہ کا جواب دیتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے کھڑا ہو کر چلا جائے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص ایسے آدمی کی قبر سے گزرے جس کو وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرے تو وہ مردہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (بیہقی)

(۳) ابن عبد البر نے استذکار و تمہید میں روایت کی ہے کہ جسے وہ مردہ دنیا میں جانتا تھا اور اس سے محبت کرتا تھا (وہ اگر اسے سلام کرے تو مردہ جواب دیتا ہے)۔

(۴) حضرت محمد بن واسع نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائرین کو جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور بعد جانتے ہیں۔ (یعنی جمعہ کی برکت سے جمعرات اور ہفتہ کے دن) (ابن ابی الدنیا ، بیہقی)

(۵) حضرت ضحاک نے فرمایا جو شخص بروز ہفتہ طلوع شمس سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے تو وہ مردہ اسے جانتا ہے۔ ان سے کہا گیا یہ کیوں ہے؟ فرمایا جمعہ کے قریب ہونے کی وجہ سے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مومن بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرتا ہے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (ابن عبد البر)

(۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی بندہ کسی ایسے شخص سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرتا ہے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (ابن عساکر)

(۸) اور اربعین طائیہ میں حضور اکرم ﷺ سے روایت کی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا میت اپنی قبر پر آنے والے زائرین میں اس شخص سے زیادہ مانوس ہوتا ہے جسے وہ دنیا دوست رکھتا تھا۔

ابن قیم نے کہا کہ احادیث اور آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ زائر جب بھی کسی قبر پر آتا ہے تو میت اسے جانتا ہے اور اس کے سلام کو سنتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہداء اور غیر شہداء کے حق میں عام ہے کیونکہ اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں۔

اور کہا کہ یہ روایت زیادہ صحیح ہے ضحاک کی اس روایت سے جس میں وقت مقرر کیا گیا ہے۔ بلکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو حکم فرمایا کہ وہ اہل قبور کو اس طرح سلام کریں جیسے وہ سننے اور سمجھنے والے کو مخاطب ہوتے ہیں۔

☆

ذکرِ مقرّ الارواح

ارواح کے ٹھہرنے کی جگہ

(۱) حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے فرمایا شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں پھر عرش الٰہی کے نیچے قندیلوں میں آ کر بسیرا کرتی ہیں (مسلم)

(۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جب تمہارے ساتھی احد میں شہید ہوئے تو ان کی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیا، وہ جنت کی نہروں میں آتی ہیں اور جنت کے پھلوں سے کھاتی ہیں اور پھر سونے کی قندیلوں میں سیر کرتی ہیں جو عرش الٰہی کے سایہ تلے معلق ہیں۔

(سنن ابی داؤد)

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
شہداء جنت کے دروازے کے ساتھ نہر بارق پر سبز قبوں میں رہتے ہیں انہیں انکا رزق صبح و شام جنت سے پہنچتا ہے۔ (جامع الصغیر)

(۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
شہداء جنت کے باغوں میں بنے ہوئے قبوں میں رہیں گے پھر ان کے پاس بیل اور مچھلی بھیجا جائیگا تو وہ آپس میں لڑیں گے جب ان شہداء کو کسی چیز (کے کھانے) کی ضرورت ہوگی تو ان میں سے ایک دوسرے کو مارے گا شہداء جب اسے کھائیں گے تو وہ اس میں جنت کی ہر شے کی لذت پائیں گے (ابن ابی شیبہ)

(۵) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو انکی والدہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو حارثہ سے محبت کا علم ہے اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر بہشت میں نہیں ہے تو فرمایئے کہ میں کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیں بہت ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے (صحیح بخاری)

(۶) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی جان ایک پرند (کی صورت میں) ہے جو جنت میں معلق رہتی ہے یہاں تک کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کو جسم کی طرف واپس کر دے گا۔ (الموطا لمالک ونسائی)

(۷) حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ

سے اپنے مرنے کے بعد آپس میں ملاقات اور ایک دوسرے سے تسلی کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا روح خوشحال پرندہ کے پوٹوں میں جنت کے درخت کے ساتھ معلق ہوتی ہے یہاں تک جب روز قیامت ہوگی تو ہر نفس اپنے جسم کے اندر داخل ہوگی۔ (الامام احمد)

(۸) حضرت ام بشر بن براء سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مردے ایک دوسرے کو کس طرح پہچانتے ہیں؟ ارشاد فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پاک نفس سبز پرندے کی صورت میں جنت میں ہونگے اگر پرندے درختوں کی شاخوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں تو وہ بھی ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۹) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم فرماتے ہیں کہ جب حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب آیا تو بشر بن براء کی والدہ انکے پاس آئیں اور کہا اے ابو عبدالرحمن اگر تمہاری ملاقات فلاں سے ہو تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا۔ عبدالرحمن نے فرمایا اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اسکی فرصت کہاں، تو انہوں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے مومن کی روح جنت میں جہاں چاہے سیر کرتی ہے اور کافر کی روح سجین میں قید ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں، ام بشر نے کہا وہ یہی تو ہے۔ (ابن ماجہ)

(۱۰) عمرو بن حبیب کے مراسیل میں ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے مومنین کی ارواح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور

کافروں کی روحیں؟ فرمایا وہ سجین میں قید ہیں (طبرانی)

(۱۱) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا اگر تم مجھ سے پہلے اپنے رب سے جا ملو تو مجھے خبر دینا کہ تم سے کیا معاملہ ہوا؟ تو وہ کہنے لگے کیا زندے مردے سے مل سکیں گے؟ فرمایا ہاں کیونکہ مومنوں کی روحیں جنت میں ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں۔ (بیہقی)

(۱۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مومنوں کی روحیں زرزور پرندوں (جو چڑیا سے بڑا ہوتا ہے) کی مانند ہیں وہ جنت کے پھلوں سے کھاتی ہیں۔

(بیہقی، ابن مندہ مرفوعا)

(۱۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنت الماویٰ میں ایک سبز پرندہ ہے جو چرتا رہتا ہے اس میں مومن شہداء کی روحیں ہیں جو جنت میں سیر کرتی ہیں، اور آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور آگ پر صبح و شام پیش کی جاتی ہیں اور مومنوں کے بچوں کی روحیں جنتی چڑیوں میں ہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۴) حضرت ہذیل سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور صبح و شام آگ پر آتے جاتے ہیں اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور مسلمانوں کے وہ بچے جو بالغ نہیں ہوئے ان کی روحیں جنتی چڑیوں کے پیٹ میں ہیں جو چرتی اور سیر کرتی ہیں۔ (الزہد)

(۱۵) حضرت ابن عمرو فرماتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سفید پرندوں کی صورت میں عرش کے سایہ میں ہیں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین میں (الزہد)

(۱۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس وہ سیڑھی لائی گئی جس پر سے ارواح بنی آدم چڑھتی ہیں مخلوق نے اس سیڑھی سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھی جسے میت دیکھتا ہے اسوقت اسکی آنکھیں آسمان کی طرف کھلی رہ جاتی ہیں اور یہ اسکے حسن کی وجہ ہوتی ہے۔ پھر میں اور جبرئیل چڑھے تو میں نے آسمان کا دروازہ کھلوایا میں نے دیکھا کہ آدم علیہ السلام پر کسی مومن اولاد کی ارواح پیش کی جارہی تھیں اور وہ فرما رہے تھے یہ پاک روح ہے اور پاک نفس ہے اسے علیین میں رکھ دو پھر ان پر کسی فاجر اولاد کی روح پیش کی جاتی تو آپ فرماتے یہ روح خبیث ہے یہ خبیث نفس ہے اسے سجین میں رکھ دو۔ (ابن ابی حاتم، جامع الصغیر)

(۱۷) حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان میں ہیں جنت میں اپنے ٹھکانوں کو دیکھتی ہیں۔

(۱۸) حضرت وھب بن منبہ سے روایت ہے کہ ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے جسے بیضاء کہا جاتا ہے جس میں مومنوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں جب اہل دنیا میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو روحیں اس سے ملتی ہیں اور اس سے دنیا کے حالات معلوم کرتی ہیں جیسے غائب (دور جانے والے) انسان سے اس کے گھر والوں کے متعلق پوچھا جاتا ہے جب وہ کسی کے پاس آئے۔ (سنن سعید بن منصور)

(۱۹) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر سے انکے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت پر تعزیت کی اور اس وقت انکا جسم مصلوب (سولی پر) تھا تو فرمایا تم مت ڈرو۔ روحیں اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان پر ہیں اور یہ تو صرف

جسم ہے۔ (مروزی)

(۴۰) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مومنوں کی ارواح حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیش کی جاتی ہیں اور انہیں کہا جاتا ہے کہ تم قیامت کے دن تک اس کے ذمہ دار ہو۔ (ابن جریر)

(۴۱) حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے کہا اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاؤ تو تم کو جو معاملہ درپیش ہو وہ مجھے بتانا (خواب میں) اور اگر میں تم سے پہلے انتقال کر جاؤں تو تم کو بتاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میں مر چکا ہوں گا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب روح جسم سے نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے

(سعید بن منصور)

(۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی "اللہ تعالیٰ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں، پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے (الزمر آیت ۴۲) کے متعلق فرمایا کہ ایک رسی ہے جو مشرق سے مغرب تک آسمان و زمین کے درمیان کھنچی ہوئی ہے تو مردوں اور زندوں کی روحیں اس رسی کی طرف جاتی ہیں اور اسی رسی سے مردہ نفس زندہ نفس

سے تعلق رکھتا ہے پھر جب زندہ کی روح کو اپنے جسم کی طرف جانے کی اجازت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنا رزق حاصل کرے تو مردہ کی روح کو روک لیا جاتا ہے اور دوسرے کو بھیج دیا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن جریر)

(۲۳) درمسند الفردوس میں ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اسکی روح اسکے گھر کے اردگرد ایک مہینہ تک اور اسکی قبر کے اردگرد ایک سال تک گھمایا جاتا ہے پھر اسے اس رسی کی طرف اٹھایا جاتا ہے جس میں زندوں اور مردوں کی روحیں ملتی ہیں۔

(۲۴) حضرت سعید بن مسیب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مومنوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہیں۔ (الرعد)

اور ابن قیم نے کہا کہ برزخ وہ دو چیزوں کے درمیان میں ایک حجاب ہے۔ جس سے انکی مراد گویا وہ زمین ہے جو دنیا اور آخرت کے درمیان ہے۔

(۲۵) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۶) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار کی روحیں برھوت "جو کہ حضر موت میں وادی زمین ہے" میں جمع ہوتی ہیں اور مومنین کی روحیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔ (مروزی)

(۲۷) حضرت عروہ بن رویم سے مروی ہے کہ مقام جابیہ میں ہر پاک روح آتی ہے۔ (ابن عساکر)

(۲۸) حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومنوں کی روحیں زمزم کے کنویں میں ہوتی ہیں اور کافروں کی روحیں ایک وادی میں ہوتی ہیں جسے برھوت کہا جاتا ہے۔(ابن ابی الدنیا)

(۲۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں اریحا میں جمع ہوتی ہیں اور مشرکوں کی روحیں ظفار میں جمع ہوتی ہیں جو حضر موت میں واقع ہے۔ (حاکم)

(۳۰) حضرت وہب بن منبہ نے فرمایا کہ مومنوں کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو ایک فرشتہ کو پیش کی جاتی ہیں جسے رمیائیل کہتے ہیں اور وہ ارواح مومنین کا خازن ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳۰) حضرت ابان بن تغلب اہل کتاب میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرشتہ جو کفار کے ارواح پر متعین ہے اسے "دومہ" کہتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳۲) حضرت کعب نے فرمایا کہ حضرت جعفر بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے درمیان نور کے ایک منبر پر ہیں اور زمین کے جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ انکی بات سنیں اور انکی تابعداری کریں اور روحیں صبح و شام انکی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ (العقیلی)

یہ ایک (علمی) مجموعہ ہے جس پر ہم آگاہ ہوئے جو احادیث و آثار سے روحوں کے متعلق ہے اور اس میں علماء کے مختلف اقوال ان آثار کے اختلاف کے سبب سے ہے۔(مصنف کا قول)

اور ابن قیم کہتا ہے کہ حقیقت میں ان میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ ارواح اپنے مقام برزخ میں درجہ و مقام کے اعتبار سے مختلف ہیں اور یہ کہ بہت بڑا فرق ہے۔

اور نہ ہی دلائل کے درمیان کوئی تعارض ہے کیونکہ ہر دلیل لوگوں کے مختلف گروہوں کے لئے انکے درجات کے اعتبار سے وارد ہوئی ہے۔

نیز کہتا ہے کہ تو ہر اعتبار سے روح کا بدن انسانی سے اس حیثیت سے اتصال ہے کہ ان سے بات کرنا اور انکو سلام کیا جانا صحیح ہے اور ان پر ان کی جگہ (جنت میں) پیش کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئیں۔ چونکہ روح کی شان مختلف ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ میں ہوتی ہے اور بدن سے متصل بھی جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ روح وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے۔ اور غلطی یہاں غائب (روح) کو شاھد (جسم) پر قیاس کرنے سے پیدا ہوتی ہے تو انسان یہ سمجھتا ہے کہ ارواح ہمیشہ صرف ایک جگہ رہتی ہیں دوسری جگہ نہیں جاسکتیں اور یہ غلط ہے کیونکہ بیشک نبی ﷺ نے شب اسراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کئی قبر شریف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر انہیں چھٹے آسمان پر دیکھا تو روح وہاں قبر کے اندر جسم مثالی میں موجود تھی اور اسکا بدن کے ساتھ ایک خاص قسم کا تعلق تھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور سلام کا جواب بھی دے رہے تھے۔ تو روح باوجودیکہ رفیق اعلیٰ میں ہوتی ہے جسم پر بھی آتی ہے اور ان دونوں صورتوں میں کوئی منافات نہیں۔ کیونکہ روح کی حقیقت بدن کی حقیقت سے مختلف ہے ور بعض علماء نے اس کی مثال سورج سے پیش کی ہے کہ سورج تو آسمان میں ہے ور اسکی شعاعیں زمین میں ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیاً بلغتہ (جو مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھے سنکو میں سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے گا وہ مجھے پہنچایا جاتا

ہے۔

اور یہ بھی قطعی ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک علیین میں انبیاء کی ارواح کے ساتھ ہے اور یہی رفیق اعلیٰ ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس میں کوئی منافات نہیں کہ روح علیین میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان حجاب میں ہو یا سجین میں ہو اور اسکا تعلق بدن کے ساتھ اس طرح ہو کہ وہ ادراک کرتا ہو سنتا اور نماز پڑھتا اور تلاوت بھی کرتا ہو اور یہ امر عجیب اس لئے ہے کہ دنیاوی مشاہدہ میں اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہے اور آخرت اور برزخ کے معاملات اس دنیاوی مشاہدہ سے مختلف ہیں جو ہمارے درمیان مانوس ہیں۔

پھر ابن قیم حاصل کلام بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حاصل کلام یہ ہے کہ خوش بخت یا بد بخت روحوں کے ٹھہرنے کی جگہ ایک نہیں۔ لیکن ہر ایک اپنے مستقر و مقام میں الگ ہونے کے باوجود قبروں میں اپنے جسموں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور جو نعمتیں یا عذاب اس کے لئے لکھ دی گئیں وہ اسے حاصل ہوتی ہیں۔

اور حافظ ابن حجر نے فرمایا مومنین کی روحیں علیین میں ہیں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہیں اور ہر روح کا اس کے جسم کے ساتھ ایک معنوی اتصال ہے جو دنیاوی زندگی کے اتصال کے مشابہ نہیں بلکہ یہ سونے والے شخص کی حالت سے مشابہت رکھتی ہے اگرچہ مرنے والے کی روح کا اسکے بدن سے تعلق اس سونے والے کے تعلق سے زیادہ قوی و مضبوط ہے۔

اور فرمایا اور اسی سے ان روایات میں موافقت پیدا کی جا سکتی ہے جن میں ارواح کے ٹھہرنے کی جگہ کا ذکر ہے کہ وہ علیین میں ہے یا سجین میں یا کنویں میں۔

اور جو علامہ ابن عبدالبر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ روح اپنی اپنی قبروں کے کناروں میں ہوتی ہیں۔

نیز فرمایا جو ایک روح تصرف میں آزاد ہے پھر وہ اپنے مقام علیین یا سجین کی طرف لوٹ آتی ہے اور فرمایا جب کسی میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا جائے تو بھی یہ اتصال جاری ہے اور اسی طرح میت کے اجزاء جدا بھی ہو جائیں پھر بھی روح کا اتصال و تعلق جسم کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

اور صاحب افصاح (شعیب بن ابراہیم) نے فرمایا: منعم روحیں مختلف حالات میں ہیں۔ ان میں سے کچھ روحیں پرند (کی صورت) میں جنت کے مختلف درختوں میں ہیں۔

اور ان میں سے کچھ سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔

اور ان میں سے کچھ زرد پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔

اور کچھ جنت کے درختوں میں ہیں

اور کچھ ایک خاص صورت میں ہوتی ہیں جو ان کے عمال کے ثواب کے حساب سے پیدا کی جاتی ہیں۔

اور کچھ ایسی ہیں جو سیر کر کے اپنے جسم کی طرف زیارت کے لئے آتی ہیں۔

اور کچھ مردوں کی ارواح کے ساتھ ملاقات کرتی ہیں۔

اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو حضرت میکائیل علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

اور کچھ حضرت آدم علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

اور آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

امام قرطبی کہتے ہیں کہ مذکورہ قول صحیح ہے کیونکہ یہ تمام احادیث و اقوال کو جمع کرتا ہے یہاں تک کہ ان میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ (التذکرہ)

اور امام بیہقی نے کتاب (عذاب القبر) میں ارواح کے بارے میں بھی اسی طرح بیان کرتے ہوئے شہداء کی ارواح کے متعلق حدیث حضرت ابن مسعود اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہم ذکر فرمایا اور پھر امام بخاری کی حدیث حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے پھر امام بیہقی نے حضور ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت بیان فرمائی کہ وہ جنت میں دودھ پلائے جاتے ہیں حالانکہ وہ مدینۃ المنورہ کے قبرستان جنت البقیع میں اپنے مزار مبارک میں مدفون ہیں۔

امام سبکی نے "بحر الکلام" میں فرمایا ارواح چار قسم پر ہیں۔

(1) ارواح انبیاء یہ اپنے جسم شریف سے نکلتی ہیں پھر ان کی صورت مشک و کافور کی طرح ہوتی ہے۔ یہ جنت میں ہوتی ہیں جنت سے کھاتی پیتی ہیں اور نعمت حاصل کرتی ہیں اور رات کو عرش الٰہی کے قندیلوں میں آرام کرتی ہیں۔

(2)- فرمایا ارواح شہداء کی روحیں یہ روحیں اپنے جسموں سے نکلتی ہیں اور جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں جنت میں کھاتی پیتی ہیں اور نعمت پاتی ہیں اور رات کو ان

قنادیل میں رہتی ہیں جو عرش کے نیچے معلق ہیں۔

۳)۔ مطیع بندوں کی روحیں یہ جنت کے گردونواح میں ہوتی ہیں نہ کھاتی ہیں اور نعمت پاتی ہیں لیکن جنت کی طرف جاتی رہتی ہیں۔

۴)۔ گنہگار مومنوں کی روحیں یہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوا میں ہوتی ہیں۔

مگر کفار کی روحیں تو یہ تحیں میں سیاہ رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ساتویں زمین کے نیچے ہوتی ہیں اور یہ اپنے جسموں سے ملی ہوئی ہوتی ہیں کہ روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور اس سے جسم تکلیف پاتا ہے اور یہ اس طرح ہے کہ سورج آسمان میں ہے اور اس کا نور (شعاعیں) زمین میں۔

☆

ذِکرُ رضاعِ اطفالِ المؤمنین وحضانتہم

مومنوں کے بچوں کی رضاعت اور پرورش کا ذکر

(۱) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ بچہ جو اسلام پر پیدا ہوتا ہے وہ جنت میں نعمتیں اور سیراب ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے الٰہی میرے والدین کو میرے پاس بھیج دے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲) حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اسکے تھن ہیں تو جو دودھ پیتے بچے مر جاتے ہیں وہ اس درخت سے دودھ پیتے ہیں اور ان کی پرورش حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام فرماتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳) انہی حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے جس کے تھن ہیں جنتی دودھ پیتے بچے اس سے دودھ پیتے ہیں اور اگر کسی عورت کا بچہ ساقط ہو جائے تو وہ بچہ جنت کے ایک نہر میں ہوتا ہے وہ اس نہر میں تیرتا ہے یہاں تک کہ جب قیامت قائم ہوگی تو وہ چالیس سال کی عمر میں اٹھایا جائے گا۔

(ابن ابی حاتم)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے گائے کے تھنوں کی طرح تھن ہیں جس سے جنتیوں کے بچے غذا پاتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

(۵) حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے بچے جنت میں ہیں جنکی کفالت حضرت ابراھیم علیہ السلام اور بی بی سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ انہیں بروز قیامت انکے والدین کے حوالہ فرمادیں گے۔ (الجامع الصغیر۔ الحاکم)

☆

والحمد لله رب العلمين

وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم

الحاج مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی عفی عنہ

١٦ جمادی الاخریٰ ١٤١٧ھ ، 30 نومبر 1996ء (بروز چہارشنبہ)

دعوت خیر و ہدیہ تشکر

اس کتاب "بشری الکئیب بلقاء الحبیب" کو راقم الحروف کے والد محترم نے عام مسلمانوں کے فائدے کیلئے عربی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اور اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ حضرات کے ہاتھوں ہے۔ الحمد للہ بعض احباب نے (جن کے اسمائے گرامی نیچے درج ہیں) اس کی طباعت کے سلسلے میں مالی تعاون فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی عمر، اولاد، مال اور دولت میں برکتیں عطا فرمائے، آمین۔

نیز مترجم کی دیگر چالیس (۴۰) کتب جو کہ اب تک غیر مطبوعہ حالت میں ہیں (جن کی فہرست کتاب میں موجود ہے) علم دوست و مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنی طبیعت و استطاعت کے مطابق جس موضوع کی کتاب چاہیں اپنے لواحقین (مرحومین) کے ایصال ثواب کی غرض سے طبع فرمائیں۔

خیر اندیش

محمد نور الحسن قلندرانی

برائے ایصال ثواب

(۱)۔ عبد الرحمن ولد محمد یوسف۔

(۲)۔ حوا بائی زوجہ محمد اسماعیل۔

(۳)۔ حاجیانی فہمیدہ بانو زوجہ محمد زکریا۔

(۴)۔ عبد الغفار ولد عبد الشکور۔

(۵)۔ محمد ابراہیم ولد عبد الرحمن۔

(۶)۔ علی محمد ولد حاجی عبد الغنی۔

منجانب

محمد امین حاجی محمد سلیمان

(نیو کلاتھ مارکیٹ، دکان نمبر ۵۳، فون نمبر 642014)

THE PRINTING MASTERS, Hyd. Ph: 30767